بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ٹیلیفون: ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | سوموار ۱۵ رجب ۱۴۰۲ھ، ۱۰ ہجرت ۱۳۶۱ ہش، ۱۰ مئی ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۰۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ہجرت/مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب کرام بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و عافیت سے رکھے اور روح القدس کی تائیدِ خاص سے نوازتا رہے۔ آمین۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت انسانی زندگی میں تہذیب اور حسن پیدا کرنے کیلئے ہوئی تھی

اچھے اخلاق کی بنیاد اس پر ہے کہ ایک مومن احمدی کے اوقات ضائع نہ ہوں

جماعت کے جملہ افراد کی زندگیاں قرآنی ہدایت کے بموجب صحیح معنوں میں معمور الاوقات ہونی چاہئیں

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ مئی ۱۹۸۲ء کا خلاصہ

ربوہ ۷ ہجرت/مئی۔ آج یہاں سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ لغو باتوں اور سراسر بے مصرف کاموں سے بکلی اجتناب مومنوں کا خصوصی شعار ہوتا ہے اسی کے نتیجہ میں انہیں قرآنی اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہونے اور مکارم اخلاق میں اونچا مقام حاصل کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ حضور نے اس بات پر زور دیا کہ جماعت کے جملہ افراد کی زندگیاں قرآنی ہدایات کے بموجب صحیح معنوں میں معمور الاوقات ہونی چاہئیں۔ ہر احمدی کو شدت کے ساتھ یہ احساس رہنا چاہیئے کہ اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔

حضور نے جماعت کو بتایا کہ گذشتہ ہفتہ بیماری میں گذرا، پیچش کا شدید حملہ ہوا جس کی وجہ سے ضعف ہو گیا چنانچہ حضور نے مختصر خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنی صحتیابی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں ہدیۂ قارئین ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مکارم اخلاق کے اتمام کے لئے ہوئی تھی یعنی انسانی زندگی میں تہذیب اور حسن پیدا کرنا مقصود تھا اور اسی مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو احکام دیئے وہ دو قسم کے ہیں

۱۔ کرنے کی باتیں ۲۔ نہ کرنے کی باتیں

پھر ہمیں وہ تمام اخلاق دیئے گئے جو ہمیں دی گئی استعدادوں کو کمال تک پہنچانے کے لئے ضروری تھے۔ دوسری قسم کے احکام کا تعلق وھم عن اللغو معرضون سے ہے۔ یعنی کوئی ایسی بات نہ کرنا اور ایسے عمل نہ بجالانا جو لغو ہوں خدا تعالیٰ نے اس چھوٹے سے فقرہ میں ان تمام اخلاق کی بنیادی بات ہمیں بتادی جن کا تعلق نہ کرنے کے ساتھ تھا کہ ہر وہ بات، ہر وہ فعل جس کا ہماری زندگی میں کوئی خوشکن نتیجہ نہیں نکلتا لغو ہے۔

حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو کچھ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس واسطے اچھے اخلاق کی بنیاد اس پر ہے کہ ایک مومن احمدی کے اوقات ضائع نہ ہوں۔ اور اس ضمن میں حضور نے بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ہستی کا بہترین نمونہ سیدنا حضرت اقدس ..... ناقل، کی شکل میں آیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً کہا

انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ۔

کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

اب "تو" میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جن کا تعلق آپ کی جماعت سے ہے۔ اور اس لحاظ سے اس الہام کے دو مطالب ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ:۔

۱۔ تیرے ماننے والے اچھے اخلاق کے حامل ہوں گے اور ایسے اعمال نہیں کریں گے جن سے وقت ضائع ہو۔

۲۔ وہ میرے حضور جو اعمال پیش کر رہے ہوں گے ان کا نتیجہ نکلے گا اور وہ ضائع نہیں ہوں گے۔

حضور نے بتایا کہ اس کے مقابل پر جو قبیح باتیں اور اعمال ہیں وہ مرجاتے ہیں ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا مثلاً نفرت ہے۔ تاریخ میں کبھی بھی آخری فتح نفرت کو نہیں ہوئی ہمیشہ پیار اور محبت کو فتح ہوئی ہے۔ اسی طرح تجسس کی بنیاد بھی لغو ہے اس میں سراسر ضیاع وقت ہے اور یہ بے امنی فساد اور الجھن پر منتج ہوتا ہے اور تجسس کرنا گویا ہلاکت کو دعوت دینا ہے۔ اور اس سے اجتناب پر اس حد تک زور دیا گیا ہے کہ فرمایا

لا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلٰم لست مؤمنا

کہ جب تمہیں راہ چلتے ہوئے کوئی سلام کہے تو تم تجسس میں مت پڑو کہ یہ مومن ہے یا نہیں۔

چونکہ انسان کو دوسرے کے عیوب کی سزا دینے کا نہ اختیار ہے نہ طاقت اس لئے یہ بے نتیجہ ہے اور چونکہ بے نتیجہ ہے اس لئے اسے لغو قرار دیکر اللہ نے فرمایا دوسروں کی عیب جوئی نہیں کرنی۔ اپنا فکر کرو اور اپنا محاسبہ کرتے رہو اور اللہ کا سچا عاشق تو ہر وقت ہی محاسبہ کرتا رہتا ہے اور اگر کوئی چھوٹی سی بھی

(باقی صفحہ پر)

ربوہ ۹ ہجرت/مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح کی اطلاع کے مطابق بدن میں شدید درد اور بلڈ پریشر زیادہ ہونے کی وجہ سے علیل ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و درازی عمر کے لیے خدا تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ موصوفہ کو جلد کامل شفا سے نوازے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

● جیسا کہ احباب کو علم ہے محترم چوہدری نصیر احمد صاحب ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ دونوں گردے کام نہیں کر رہے۔ اس کے علاوہ ان کو شوگر، بلڈ پریشر کی بھی تکلیف ہے۔ اس وقت نظر بھی سخت کمزور ہو چکی ہے اور دمہ کی بھی تکلیف ہو جاتی ہے۔ عاجز سب بھائی اور بہنوں سے نہایت ہی عجز اور انکسار کے ساتھ درخواست کرتا ہے کہ اپنی نیم شب دعاؤں میں محترم چوہدری صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لیے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(صلاح الدین A/۱۸۷ رحیم پارک ملتان روڈ لاہور)

● خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد صادق صاحب آف کریم نگر سندھ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے لیکن تکلیف کسی حد تک ابھی باقی ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ خاکسار کے والد محترم کو صحت کاملہ والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(محمد صالح ناہد مربی سلسلہ احمدیہ مصطفےٰ آباد قصور)

● اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم برادرم ڈاکٹر ساجد احمد صاحب انچارج احمدیہ کلینک منگلی سیرالیون کو ۲۷/۴/۸۲ کو پیارا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ عزیز نومولود مکرم محترم چوہدری ناصر احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ پشاور کا پوتا اور مکرم محترم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق ریڈیو آفیسر ڈرگ روڈ کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ والدین کے لیے قرۃ العین ہو آمین۔

سید شمشاد احمد ناصر
(مبلغ سلسلہ احمدیہ سیرالیون مغربی افریقہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ رجب ۱۴۰۲ھ

۱۰ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

خداداد صلاحیتوں کو صحیح رنگ میں بروئے کار لانے کا قرآنی طریق

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہایت متناسب اعضاء اور اعلیٰ درجہ کے قویٰ نیز گوناگوں صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں اور اس بنا پر اسے کل مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے۔ تاہم اس کی فطرت میں بعض کمزوریاں بھی ودیعت کی گئی ہیں۔ اسی لئے جہاں اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (التین آیت ۵) کہہ کر اس کے متناسب اعضاء اعلیٰ درجہ کے قویٰ اور گوناگوں صلاحیتوں اور استعدادوں کی طرف اشارہ کیا ہے، وہاں ساتھ ہی اس کے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۝ (النساء آیت ۲۸) یعنی یہ کہ انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ جس طرح انسان کو عطا کی جانے والی صلاحیتیں اور استعدادیں گوناگوں قسم کی ہیں اسی طرح انسان کی فطرت میں پائی جانے والی کمزوری بھی کئی پہلوؤں کی حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان کو عطا ہونے والی صلاحیتوں اور اس کی فطرت میں پائی جانے والی کمزوریوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے وہاں اس نے انسان کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ اپنی کمزوریوں پر قابو پا کر اعلیٰ صلاحیتوں کو بروئے کار لائے تاکہ وہ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا عبد بن کر اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرنے والا بن سکے۔ کمزوریوں پر قابو پانے کا اس نے یہ طریق بیان کیا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرے۔ اس کے بالمقابل اعلیٰ صلاحیتوں اور استعدادوں کو صحیح رنگ میں بروئے کار لانے کا طریق اس نے یہ بتایا ہے کہ انسان کا فرض یہ ہے کہ وہ ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجا لائے۔ یعنی ایسے اعمال بجا لائے جو نیک بھی ہوں اور موقعہ اور محل کے اعتبار سے مناسب بھی ہوں۔

جہاں تک انسانی فطرت میں پائی جانے والی کمزوریوں پر قابو پانے کے سلسلہ میں نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

(الاعراف آیات ۱۷۶-۱۷۷)

ترجمہ: اور انہیں اس شخص کے حالات پڑھ کر سنا جس کو ہم نے اپنے نشانات دیئے تھے (ان نشانات میں انسان کو عطا ہونے والی اعلیٰ صلاحیتیں اور استعدادیں بھی شامل ہیں) پھر وہ ان سے پھسل کر الگ ہو گیا تھا۔ پس شیطان اس کے پیچھے چلا اور وہ گمراہوں میں جا شامل ہوا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان (نشانوں) کے ذریعہ سے اونچا کر دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جا گرا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑا۔ پس اس کی حالت اس کتے کی طرح ہے۔ جسے مارنے کے لئے تو کوئی چیز اٹھائے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے اور تو اسے چھوڑ دے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے۔ یہی حال اس قوم کا ہے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ پس تو یہ حالات انہیں سنا تاکہ وہ کچھ سوچیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جب انسان نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگتا ہے تو اس کی فطرت کی کمزوری ابھر کر آگے آجاتی ہے اور وہ اس پر قابو پانے اور اعلیٰ استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے قابل نہیں رہتا اور اس طرح اپنے مقصد حیات کو گنوا بیٹھتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۖ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝

(الاعراف آیت ۱۸۰)

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو (رحمت کے لئے) پیدا کیا ہے مگر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر جہنم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سنتے نہیں وہ لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر۔ وہ جہالت کے پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں اور استعدادوں سے کام نہ لے کر اور اس کی بجائے محض نفسانی خواہشات کی پیروی کر کے انتہائی پستی میں گر کر جانوروں سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔

جہاں تک خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں کو صحیح رنگ میں بروئے کار لانے کے سلسلہ میں اعمال صالحہ کی اہمیت کا تعلق ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

(التین آیات ۵ تا ۷)

ترجمہ: یقیناً ہم نے انسانوں کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے پھر ہم نے اس کو ادنیٰ درجوں سے بھی بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیا باستثناء ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے مناسب حال عمل کئے۔ سو ان کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا نیک بدلہ ہوگا۔

اس سے ظاہر ہے کہ خداداد اعلیٰ صلاحیتوں اور استعدادوں کو صحیح اور متوازن رنگ میں بروئے کار لانے کی توفیق ان لوگوں کو ہی ملتی ہے جو اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ نفسانی خواہشات کی پیروی کر کے فطری کمزوریوں کو ابھرنے کا موقعہ دیتے ہیں۔ انہیں اعمال صالحہ بجا لانے اور اعلیٰ صلاحیتوں اور استعدادوں سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق نہیں ملتی۔ اسی لئے وہ اسفل سٰفلین میں جا گرتے ہیں۔ یعنی ان کی حالت اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان فطری کمزوریوں پر قابو پانے کے لئے نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچے اور پھر اعلیٰ صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے اعمال صالحہ بجا لائے۔ اس کے بغیر انسان کو حقیقی عبد بن کر اپنے مقصد حیات کو پورا کرنے کی توفیق نہیں مل سکتی۔

عاجزانہ درخواست دعا

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ)

جیسا کہ احباب کو علم ہے خاکسار عرصہ دو سال سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اب ۸ جنوری ۱۹۸۲ء کو بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے خون نصف کے قریب رہ گیا۔ ٹانگوں میں انتہائی کمزوری کے علاوہ ورم بہت بڑھ گئی اور سانس چڑھنے کی تکلیف بھی زیادہ ہو گئی۔

خاکسار انشاء اللہ عنقریب، لاہور کے ڈاکٹروں کے مشورہ سے بغرض علاج انگلستان جا رہا ہے احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ یہ سفر بابرکت ثابت ہو اور وہاں صحیح تشخیص کے بعد صحیح علاج میسر آئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل شفا اور خدمت دین کرنے والی زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳

ہجرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان افروز واقعات

مدینہ منورہ میں ورودِ مسعود اور شاندار استقبال

دیدہ و دل فرشِ راہ کرنیوالے مسلمانوں کا والہانہ اظہارِ عقیدت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری، ربوہ

ایک اور دشمن گروپ سے مڈبھیڑ

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ سراقہؓ کی مکہ واپسی کے بعد سفرِ ہجرت کے دوران ابھی حضور تھوڑا ہی اور آگے بڑھے تھے کہ کفار کا ایک اور گروپ بریدہ بن الخصیب اسلمی کی قیادت میں ملا جس کے ساتھ ستر افراد تھے اور انعام کے لالچ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے نکلے تھے۔ مگر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابتدائی گفتگو سے ہی حضرت بریدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قدر گرویدہ ہوئے کہ گویا وہ خود گرفتار ہو کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بن گئے۔ اور اپنے تمام رفیقوں سمیت ایمان بر اسلام سے مشرف ہو گئے۔

چنانچہ پھر حضرت بریدہ نے اپنی سفید پگڑی نیزہ میں باندھ لی اور اس طرح امن کا علم بلند کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے مدینہ منورہ روانہ ہونے لگے۔ اسی طرح راستہ میں حسنِ اتفاق سے حضرت زبیر بن عوامؓ مل گئے جو شام سے تجارتی قافلہ کے ساتھ واپس آرہے تھے۔ انہوں نے ایک سفید حلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور ایک سفید حلہ حضرت ابوبکرؓ کے لئے پیش کیا۔

اہلِ یثرب یہ سننے کے بعد کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ کے لئے روانہ ہو چکے ہیں اکثر ان میں سے روزانہ سرِ راہ آکر بیٹھ جاتے اور دھوپ کے تیز ہونے تک انتظار کر کے واپس مدینہ لوٹ جاتے۔ دوشنبہ کے دن ۲۸ ربیع الاوّل (۲۳ ستمبر) کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبا پہنچے جو مدینہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس روز اہلِ مدینہ حضور کی راہ دیکھ کر واپس لوٹ چکے تھے کہ ایک یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ایک پہاڑی پر سے بے اختیار چلایا کہ اے اہلِ عرب تمہارا گوہرِ مقصود آگیا ہے۔ اس آواز کا سننا تھا کہ شہر مدینہ تکبیروں سے گونجنے لگا اور انصار اسلحہ سے آراستہ ہو کر بیتابی کے ساتھ اپنے گھروں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے نکل پڑے اور جلوس کی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لے چلے۔

قبا میں مسجد کی تعمیر اور پہلا جمعہ المبارک

قبا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری سردار کلثوم بن الہدم کے مہمان ہوئے اور تقریباً دو ہفتے وہاں قیام فرمایا۔

انصار ہر طرف سے جوق در جوق زیارت کے لئے آتے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ساتھ ساتھ بیٹھتے تھے باہر سے زیارت کے لئے آنے والے لوگوں میں سے کچھ لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیتے کچھ لوگ حضرت ابوبکرؓ کی طرف اشارہ کر کے کہتے یہ ہیں خدا کے نبی ان اشاروں کو دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ سمجھ گئے کہ لوگ غلط فہمی سے انہیں رسولِ خدا سمجھ رہے ہیں اور لوگوں کو حضور کے شناخت کرنے میں اشتباہ ہو رہا ہے یہ انہیں گوارا نہ ہوا۔ آپ فوراً کھڑے ہو گئے۔ اور گرمی کا بہانہ کر کے اپنی چادر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سایہ کر لیا تاکہ دیکھنے والے سمجھ لیں کہ آقا وہ اور غلام ابوبکرؓ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی امانتیں لوگوں کو واپس کر کے قبا ہی میں آکر حضورؐ سے مل گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں چودہ دن کے قیام کے دوران قبا میں ایک مسجد کی بنیاد ڈالی جو مسجد قبا کے نام سے مشہور ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں حضورؐ نے صحابہؓ سے مل کر خود کام کیا اور خود پتھر اٹھائے اور گارا بناتے رہے اور یوں آپ کی زندگی مزدوروں اور اینٹ پتھر ڈھونے والوں کے لئے بھی ایک نمونۂ عمل ہے اور ایک پناہ گاہ ہے اور کام کرنے کا ایک ایسا اسوہ ہے جو ایک طرف مزدور کو جی نہ چرانے کا سبق دیتا ہے تو دوسرے آقاؤں کو بھی انکسار اور مساوات کی تعلیم اور نمونہ سے نوازتا ہے۔

قبا میں دو ہفتہ کے قیام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم یثرب کی طرف روانہ ہوئے جمعہ کا دن تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنو سالم کی آبادی میں پہنچ کر فروکش ہوئے جہاں جمعہ کی نماز مع خطبہ جمعہ ادا کی گئی یہ اسلام کا سب سے پہلا جمعہ اور پہلا خطبہ جمعہ تھا یہ خطبہ اپنی بلاغت و تاثیر میں ایک یادگار زمانہ ہے جس کا اصل لطف عربی میں ہے۔ اس جمعہ میں تقریباً ایک سو صحابہ موجود تھے۔

مدینہ میں پُرتپاک اور ولولہ انگیز استقبال

نماز جمعہ کے بعد حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پھر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے شہر میں جنوب کی جانب سے داخلہ ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داخلہ سے ہی یثرب کا نام مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں داخلہ کی شان باوجود انتہائی سادگی کے عجیب روح پرور اور پُرکیف تھی۔ ہر خورد و کلاں دو رویہ کھڑا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ خواتین مدینہ کی چھتوں پر کھڑی ہوئی ایمان تازہ کر رہی تھیں۔ ہر شخص متمنی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروزی کا شرف اسی کے کاشانہ کو عطا کریں ہر شخص کی آنکھیں فرشِ راہ تھیں۔ انصاری دیوانہ وار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کسی ایک صحابی کو ترجیح دینا مشکل تھا۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی کو چھوڑ دو یہ اونٹنی خدا کی طرف سے ہی مامور ہے جہاں بیٹھے گی وہیں قریب کے مکان میں اتر جاؤں گا۔

نصیحت آمیز اور پُرمعارف کلام

ایک طرف تکبیر تسبیح کی صدائیں فضا میں ارتعاش پیدا کر رہی تھیں اور دوسری طرف رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر میں خاموشی اور سکون پیدا کر دیتی تھی۔ مدینہ کے تاجدار شہر میں داخل ہو چکے تھے اور رہ رہ کر پُرکیف اور پُرلطف نصیحت آمیز چھوٹے چھوٹے جملے فرماتے جاتے تھے۔

ایھا الناس افشوا السلام
واطعموا الطعام وصلوا
الارحام وصلوا باللیل
والناس نیام تدخلوا
الجنۃ بسلام

اے لوگو! ایک دوسرے کو سلام کیا کرو بھوکوں کو کھانا کھلایا کرو صلہ رحمی کیا کرو راتوں کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو اٹھ کر نماز تہجد پڑھا کرو اگر ایسا کرتے رہو گے تو سلامتی کیساتھ بہشت میں داخل ہو جاؤ گے:۔

صحابہ کی شیفتگی اور محبت کا یہ عالم تھا کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر فرطِ جذبات و محبت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جاتے جا رہے اور نعروں پر نعرے لگا رہے تھے۔ اور زبانیں تسبیح و تحمید کر رہی تھیں۔ یہودیوں کے ایک حبر و پیشوا حضرت عبداللہ بن سلام یہ تمام مناظر ایک کھجور کے سایہ تلے کھڑے دیکھ رہے تھے۔ پاس ہی ان کی والدہ بھی کھڑی تھیں

خدا کی قسم یہ وہی نبیؐ ہیں

حضرت عبداللہ بن سلامؓ پر اس پُرکیف نظارے کا اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے بھی وہاں کھڑے کھڑے بے ساختہ نہایت بلند آواز سے نعرۂ تکبیر لگایا۔ ان کی والدہ یہ دیکھ کر بڑی حیران ہوئیں اور ذرا بُرا منا کر اپنے بیٹے کو کہنے لگیں اے ابن سلام تم نے تو اس جوش اور ولولہ سے نعرہ لگایا ہے۔ کہ جیسے کہیں سے خود ہمارے موسیٰ علیہ السلام ہی جلوہ افروز ہو گئے ہوں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن سلام بے ساختہ بولے۔

"قسم ہے اس ذاتِ پاک خدا کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو مبعوث کیا تھا یہ واقعی وہی نبیؐ ہے جس کی آمد کی خبر موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی! خدا کی قسم ایسا مقدس و روشن چہرہ کسی جھوٹے انسان کا نہیں ہو سکتا۔"

حبشیوں کے کھیل اور فن

یہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے تو دیکھا کہ کچھ حبشی اپنے ہتھیار لئے اچھل کود کر اپنا فن دکھا رہے ہیں۔ اور یہ پڑھتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں۔

محمدٌ نبیٌ عبدٌ صالحٌ

محمدؐ اللہ کے رسول اللہ کے بندے اور صالح انسان ہیں۔ وہاں سے آگے کچھ انصاری عورتیں اور بچیاں نہایت ولولہ انگیز اور خوش الحان انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پیارے اشعار میں خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔

طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع
ایھا المبعوث فینا
جئت بالامر المطاع

یعنی چودھویں رات کا چاند ہم پر وداع کے موڑ سے چڑھا ہے اور جب تک خدا کی طرف سے بلانے والا دنیا میں کوئی موجود رہے ہم پر اس احسان کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے اور اے وہ جس کو خدا نے ہم میں مبعوث کیا ہے تیرے حکم کی پوری اطاعت کی جائے گی۔

معصوم بچیوں کا استقبالی گانا

یہ مقدس جلوس ذرا اور آگے بڑھا تو کچھ معصوم لڑکیاں زرق برق لباس پہنے یہ گانا گا رہی تھیں:۔

نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار

ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی پیارے اور مناسب پڑوسی ملے ہیں حضرت شاہ مدینہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم اور نظارہ سوز مرکب و جلوس اس طرح چلا جا رہا تھا اور ہر دل اس انتظار میں تھا کہ دیکھیں کہ حضور کی یہ اونٹنی کہاں جا کر بیٹھتی ہے کہ وہ ایک جگہ رکی اور بیٹھ گئی آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا منشاء یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم یہاں ہی ٹھہریں پھر دریافت فرمایا یہ زمین کس کی ہے زمین دو یتیموں کی تھی۔ ان کے ولی نے آگے بڑھ کر بتایا کہ یہ زمین فلاں فلاں یتیموں کی ہے اور اور آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی کا مال مفت نہیں لے سکتے آخر اس کی مقررہ قیمت ادا فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر مسجد اور اپنے مکان بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ نیز جب معلوم ہوا کہ یہاں سے قریب ترین گھر حضرت ابوایوبؓ انصاری کا ہے چنانچہ حضور انہیں کے گھر فروکش ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ صدیق کی دینی مواخات حضرت خارجہ بن زید سے کرا دی اور یوں حضرت ابوبکرؓ بھی وہاں اپنے دینی بھائی کے پاس مقیم ہو گئے۔

حضرت ابوایوب انصاری کا اخلاص

حضرت ابوایوبؓ انصاری کا مکان دو منزلہ تھا زائرین کی آسائش کے خیال سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کی منزل میں ٹھہرے اور حضرت ابوایوب اپنے اہل و عیال کے ساتھ اوپر کی منزل میں مقیم ہو گئے ہر چند کہ حضرت ابوایوب ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اوپر کی منزل میں نہیں ٹھہرنا چاہتے تھے تاہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے ہی ٹھہرنا پسند فرمایا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا پورا پورا حق ادا فرمایا دونوں وقت کھانا لاتے اور حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پس خوردہ وہ خود ان کی بیوی کھا لیتیں کھانے میں جس جگہ رسولِ خدا کی انگشت مبارک کا نشان ہوتا وہاں تبرکاً یہ دونوں بھی اپنی انگلی لگاتے۔ ایک مرتبہ اوپر کی منزل میں پانی کا گھڑا ٹوٹ گیا یا اسمیں سے پانی فرش پر گر گیا۔ حضرت ابوایوبؓ نے فوراً اپنا ذاتی لحاف اوپر پھینک کر سارا پانی اس میں جذب کر لیا تاکہ کہیں پانی نیچے گرنے سے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو۔ اگلے روز صبح کے وقت وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارے حالات عرض کئے اس پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ شفقت اوپر کی منزل میں جا کر رہائش اختیار کرنا منظور فرما لیا۔ کچھ دنوں کے بعد اصرار کے ساتھ باقی انصار نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی میں اپنا حصہ طلب کیا اور جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے گھر کا انتظام نہ ہو گیا باری باری مدینہ منورہ کے مسلمان آپؐ کے گھر باقاعدہ کھانا پہنچانے کا شرف حاصل کرتے رہے۔

یہ ہیں ہجرتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بابرکت اور معجزانہ ہجرت کے واقعات جو بعد میں دنیا کی عظیم ترین اسلامی سلطنت اور عظیم ترین اسلامی نظام و معاشرہ وجود میں ہونے کا موجب بنے اور جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ناقابل انکار ثبوت ہیں اور یہی وہ عظیم ترین تاریخی واقعہ ہے جس کی برکت سے دنیا کی بدترین قوم چند سال میں بہترین قوم بن گئی۔

اللھم صلی علی محمدٍ وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

تفصیلی (حوالوں کے لئے دیکھیں صحیح بخاری کتاب ہجرۃ النبیؐ اور سیرت ابن ہشام اور سیرۃ النبی مصنف علامہ شبلی نعمانی و دیباچہ تفسیر القرآن از حضرت مصلح موعود)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

افکار عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لیے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔ (ادارہ)

راتوں کے تیر

"سب سے مقدم دعا اگر کوئی ہو سکتی ہے تو یہی ہے کہ ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے اور سب سے مقدم سوال اگر کوئی شخص کر سکتا ہے تو یہی ہے کہ میری اس بارہ میں راہنمائی کی جائے کہ مجھے تعلق باللہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہی ہے۔ اگر ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا ہو جائے تو باقی سب چیزیں اسی میں آ جاتی ہیں۔ جیسے کہتے ہیں کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ کوئی بزرگ تھے جن کے ہمسایہ میں کوئی امیر شخص رہتا تھا جو رات دن ناچ گانے کی مجالس گرم رکھتا تھا اور ہر وقت شور و غوغا ہوتا رہتا تھا۔ چونکہ اس طرح ان کی عبادت میں خلل واقع ہوتا تھا ایک دن انہوں نے اسے سمجھایا اور کہا کہ تم رات کو باجے بجاتے اور اور اونچا اونچا گاتے ہو اس طرح میری عبادت میں خلل آتا ہے مناسب یہ ہے کہ تم اس قسم کی مجلسوں کو بند کر دو۔ وہ امیر آدمی بادشاہ کا مصاحب تھا اُسے یہ بات بُری لگی اور اُس نے بادشاہ کے پاس شکایت کر دی کہ اس طرح بعض لوگ ہمارے گانے بجانے میں مزاحمت کرتے ہیں۔ بادشاہ نے فوج کا ایک دستہ اس کے مکان پر بھجوا دیا جب شاہی فوج آ گئی تو اس نے اس بزرگ کو کہلا بھجوایا کہ میری حفاظت کے لئے فوج آ گئی ہے اگر طاقت ہے تو مقابلہ کر لو۔ اس بزرگ نے جواب دیا کہ ان سامانوں سے تو مقابلہ کی مجھ میں طاقت نہیں لیکن لڑائی ہم نے بھی نہیں چھوڑنی۔ اگر ہم تیروں سے تمہارا مقابلہ کریں تو نا معلوم ہمارا تیر نشانہ پر پڑے یا نہ پڑے۔ اس لئے ظاہری تیر اور تلوار کی بجائے ہم رات کے تیروں سے تمہارا مقابلہ کریں گے۔ جب یہ پیغام اسے پہنچا تو معلوم ہوتا ہے اس کے اندر تھوڑی بہت نیکی تھی پہلے تو وہ خاموش رہا۔ لیکن کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد اس کی چیخ نکل گئی اور اس نے کہا مجھے معاف کیا جائے آج سے باجا گانا سب بند ہو جائے گا۔ کیونکہ رات کے تیروں کے مقابلہ کی نہ مجھ میں طاقت ہے اور نہ میرے بادشاہ میں طاقت ہے"

تو حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ملنا اور اس سے انسان کا تعلق پیدا ہو جانا یہ سب سے اہم اور ضروری چیز ہے۔ اور اگر خدا مل سکتا ہے تو پھر اس میں کوئی شبہ ہی نہیں رہتا کہ ہمارا سب سے بڑا فرض یہی رہ جاتا ہے کہ اس کے ساتھ تعلق پیدا کریں۔ اور اس طرح اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کر لیں"

(تعلق باللہ ص ۳۷۲)

(مرسلہ:۔ سیف اللہ خان شاہد مربی سلسلہ عالیہ مقیم چونڈہ ضلع سیالکوٹ)

کیا زکوٰۃ کا مسئلہ بدلتا رہتا ہے؟

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے لوگوں کے لئے نمونہ کے طور پر پیدا کیا ہوتا ہے۔ میں نے خود حضرت (اقدس....) سے سنا ہے کہ کسی نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ کتنے روپوں پر زکوٰۃ فرض ہے انہوں نے جواب دیا کہ تم چالیس روپے میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دو۔ اُس نے کہا تمہارے لئے کیا مطلب ہے کیا زکوٰۃ کا مسئلہ بدلتا رہتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تمہارے پاس چالیس روپے ہوں تو ان میں سے ایک روپیہ زکوٰۃ دینا تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اگر میرے پاس چالیس روپے جمع ہوں تو مجھ پر اکتالیس روپے دینے لازمی ہیں کیونکہ تمہارا مقام ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کماؤ اور کھاؤ لیکن مجھے وہ مقام دیا ہے کہ میرے اخراجات کا وہ آپ خود کفیل ہے اگر بیوقوفی سے میں چالیس روپے جمع کر لوں تو میں وہ چالیس روپے بھی دوں گا اور ایک روپیہ جرمانہ بھی دوں گا۔

غرض بعض لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ صرف دین کی طرف توجہ رکھیں۔ لیکن باقی دنیا کا صرف یہی مقام ہے کہ وہ دنیا کمائیں اور اپنے مال اور وقت کا کچھ حصہ مناسب نسبت کیساتھ عبادت اور دین کے کاموں میں بھی لگائیں" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم ص ۲۳۶)

(مرسلہ:۔ رشید احمد چیمہ مڑھ بلوچاں ضلع شیخوپورہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی کی بابرکت تحریک:

واقفینِ عارضی کی مساعی اور تأثرات

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ وقف عارضی کی تحریک جماعت کی انفرادی اور اجتماعی تربیت اور بالخصوص قرآنی انوار کی اشاعت کے نقطۂ نظر سے ایک نہایت ہی بابرکت اور مؤثر تحریک ہے۔ جن احباب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس میں شمولیت کی توفیق دیتا ہے وہ نہایت ایمان افروز روحانی تجربات اور دینی خدمات سے حصہ پاتے ہیں۔ ذیل میں چند ایسے ہی احباب کے تاثرات اور ان کی رپورٹوں کا خلاصہ نمونۃً درج ذیل ہے۔ جو حال ہی میں وقف عارضی کر کے مختلف مقامات پر گئے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، بہترین جزاء دے، اپنے فضلوں سے نوازے اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی توفیق عطا ہو۔

(محمد شفیع اشرف ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

---

(۲)

• مکرم انیس احمد صاحب آف ڈنڈ پور کھروڑیاں ضلع سیالکوٹ:۔ انہوں نے اپنا عرصۂ وقف کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ میں گذارا۔ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"چالیس بچے روزانہ قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم ناظرہ پڑھتے رہے ان میں بہت سے بچے غیر از جماعت بھی تھے۔ مغرب کی نماز کے بعد روزانہ بچوں کو دینی تعلیم اور اُن کے سوالات کے جوابات دیتا رہا۔ واپسی کے وقت بچے مصر تھے کہ میں وہاں مزید ٹھہروں۔ ذاتی طور پر بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر الٰہی اور دعاؤں کی توفیق بخشی۔"

• مکرم میاں عبدالرشید صاحب وحدت کالونی لاہور:۔ انہوں نے اپنا عرصۂ وقف مدینہ کالونی میں گذارا لکھتے ہیں:۔

"تربیتِ جماعت کا موقع ملا۔ دس بچے روزانہ قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے رہے۔ بچوں سے نماز سنکر اُن کی تصحیح کرائی جاتی رہی۔ نیز آیۃ الکرسی یاد کرائی اور روزانہ دینی معلومات بہم پہنچاتا رہا۔"

• مکرمہ قانتہ محمود صاحبہ ڈرگ روڈ کراچی:۔ اپنی رپورٹ میں لکھتی ہیں:۔

"دس بہنوں سے سادہ نماز سُنی اور پھر نماز کا ترجمہ سکھایا۔ سترہ آیات حفظ کروائیں۔ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے لیے مقررہ دعائیں یاد کرنے نیز لا الٰہ الا اللہ بکثرت ورد کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔ رسالہ الوصیت کے چالیس صفحات کا درس دیا۔ روزانہ بعد نماز عصر تعلیم القرآن کلاس لگائی جاتی رہی۔ چار بچے قاعدہ یسرنا القرآن ختم کرنے والے ہیں۔ ایک بچی نے قاعدہ یسرنا القرآن مکمل کر کے قرآن کریم شروع کر دیا ہے ایک غیر از جماعت بچی اور ایک خاتون جو دو بچوں کی والدہ ہے۔ انہوں نے مجھ سے قاعدہ یسرنا القرآن مکمل طور پر پڑھ لیا ہے۔"

• مکرمہ فوزیہ خالد صاحبہ شیخوپورہ:۔ لکھتی ہیں:۔

"چوبیس گھروں میں جا کر پابندی نماز، تہجد، قرآن کریم کے پڑھنے، چندوں کی ادائیگی، نماز جمعہ باقاعدہ ادا کرنے کی تلقین کرتی رہی۔ تین بچوں کو روزانہ قرآن کریم پڑھایا۔ سترہ آیات زبانی یاد کروائیں۔ چھ بیمار بچوں کی عیادت کی۔"

• مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری اللہ رکھا صاحب ملہی دارالنصر ربوہ لکھتی ہیں:۔

چودہ بچے قرآن کریم اور ۱۲ بچے یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں۔ مستورات سے گھروں میں جا کر قرآن کریم سُننے اور اُن کی تصحیح کا کام کیا گیا۔ عورتوں اور بچوں سے حضور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھوائے گئے۔ نیز واقف عارضی کے فارم پُر کروا کر بھجوائے گئے۔

• مکرم احمد خان ریحان صاحب آف چھنی تاجہ ریحان ضلع سرگودھا:۔ انہوں نے اپنا عرصہ وقف اپنے دوسرے ساتھی مکرم میاں مولا بخش صاحب کے ساتھ موضع چھنیاں میں گذارا لکھتے ہیں:۔

"گھروں میں جا کر ایسے دوستوں کو جو نمازوں میں باقاعدہ نہیں تھے۔ مسلسل توجہ دلائی گئی جس سے نمازوں کی حاضری اچھی ہو گئی اور ایسے دوست باقاعدہ ہو گئے۔ مستورات میں بھی تعلیمی و تربیتی لیکچر دیئے گئے مربی صاحب کے ساتھ جا کر کئی دوسرے دوستوں سے رابطہ پیدا کیا۔ ایک دوست بیعت کا فارم پُر کر کے داخلِ سلسلہ ہوئے۔"

• مکرم ملک احمد خان صاحب مجوکہ دارالصدر شمالی ربوہ انہوں نے اپنا عرصۂ وقف گوجر خان ضلع راولپنڈی میں گذارا لکھتے ہیں:۔

تمام ایام ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گذرے۔ نماز تہجد کی توفیق ملتی رہی۔ حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کیا۔ کشتی نوح اور تفسیر صغیر کے کچھ حصے کا درس دیا۔ چار خدام اور تین اطفال کو قرآن شریف کا ترجمہ شروع کروایا۔ تین بچے ناظرہ پڑھتے رہے۔ احباب کے گھروں پر جا کر نماز باجماعت کے لیے تلقین کی۔ ایک نیا مرکزِ نماز قائم کرایا۔ رسالہ تشحیذ الاذہان کے دو خریدار بنائے۔ الفضل کی خریداری اور مطالعہ کے لیے تحریک کی۔ دو خدام نے وقف عارضی کے فارم پُر کرنے کا وعدہ کیا۔

• محترمہ نصیر السلام صاحبہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لکھتی ہیں:۔

چودہ ممبرات باقاعدہ تعلیم القرآن کلاس میں شریک ہوتی رہیں۔ اُن کی حاضری لگائی جاتی رہی روزانہ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا جاتا رہا۔ پھر ترجمہ قرآن کے علاوہ سلسلہ کی کتب کا درس دیا گیا۔ ناصرات کو کلام محمود اور درثمین کی بعض نظمیں زبانی یاد کرائیں۔

• محترمہ انور بیگم صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب ربوہ انہوں نے اپنا عرصہ وقف بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ میں گذارا۔ لکھتی ہیں:۔

دس احمدی گھرانوں میں روزانہ جا کر خواتین سے نماز سُنی دینی ماحول پیدا کرنے کی تلقین کی گئی۔ سترہ آیات زبانی یاد کرائیں۔ بچوں کی تربیت کے لیے ان کے والدین کو تلقین کی گئی۔

• مکرمہ بُشریٰ اقبال صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ لکھتی ہیں:۔

گھر گھر جا کر بچوں کو تعلیم القرآن کلاس میں شمولیت کی تلقین کی۔ چوبیس بچے کلاس میں آتے رہے سات بچے قرآن پاک اور سترہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں روزانہ ایک آیت زبانی یاد کرائی گئی نیز نماز یاد کرائی گئی جن کو نماز آتی تھی انہیں ترجمہ شروع کرایا گیا۔ بچوں کو عام صفائی اور دینی اُمور مثلاً سلام میں پہل کرنا وغیرہ کی تلقین کی گئی۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن وقف عارضی))

بچوں کو پڑھانے کے لیے

جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا کو بچوں کو قرآن کریم اور قاعدہ پڑھانے کے لیے ایک مستعد دوست کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنے امیر صاحب جماعت کی تصدیق سے خاکسار کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ مستقل رہائش کا انتظام ہوگا اور معقول معاوضہ دیا جائے گا۔

(ماسٹر محمد صادق امیر جماعت احمدیہ مسجد احمدیہ تخت ہزارہ براستہ بھابھڑہ ضلع سرگودھا)

تحریک جدید کا انیسواں مطالبہ۔ دعا

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح موعود کے بیشمار احسانات میں سے ایک عظیم احسان تحریک جدید کا اجراء ہے۔ اس کے کچھ مطالبات مال سے تعلق رکھتے ہیں جن میں بہرحال صاحبِ مال ہی حصہ لے سکتے ہیں اور کچھ علم و فضل، اولاد اور جائیداد سے متعلق ہیں جن میں علم و فضل اولاد اور جائیداد والے ہی حصہ لے سکتے ہیں لیکن ایک مطالبہ ایسا ہے جس میں جماعت کا ہر طبقہ بچہ بوڑھا مرد و زن، امیر غریب صحتمند اپاہج ہر ایک بھرپور حصہ لے سکتا ہے اور وہ مطالبہ ہے دعا کا۔ ۱۹۳۴ء میں جب سیدنا حضرت مصلح موعود نے مطالبات تحریک جدید کی پہلی کھیپ جو انیس مطالبات پر مشتمل تھی جماعت کے سامنے پیش کی تو دعا کے مطالبہ کو سب سے آخر میں ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

"ایک اور چیز باقی رہ گئی ہے جو سب کے متعلق ہے گو غرباء اس میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔ دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیاوی سامان ہیں اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر مبنی نہیں بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے مگر اسے میں نے آخر میں رکھا ہے اور وہ دعا کا خانہ ہے"

اگرچہ خلیفۂ اسلام کیلئے ہر احمدی پر اس دعا کے مطالبہ پر عمل کرنا ہر وقت ضروری ہے مگر اس زمانہ میں دعا کی ذمہ داری پہلے سے بہت بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصاراللہ توجہ فرماویں

۱- امسال مجالس انصاراللہ کے لیے بزم ارشاد کا قیام ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کیا آپ نے اپنے ہاں یہ مجلس قائم کرلی ہے؟

۲- بزم ارشاد کا قیام آپ کی مجلس کے لیے ایک اہم قدم ہے جلد از جلد اپنے ہاں اسے قائم کریں اور جن مجالس نے اسے قائم کرلیا ہے وہ اسے فعال بنائیں۔

اس بارہ میں مزید ہدایت اپنے ناظم ضلع سے حاصل کریں۔

(قائد اصلاح وارشاد انصاراللہ مرکزیہ)

ضرورت انسپکٹران برائے مجلس انصاراللہ

مجلس انصاراللہ مرکزیہ میں انسپکٹران انصاراللہ کی دو آسامیاں خالی ہیں۔ خواہش مند احباب اپنے امیر/صدر/زعیم انصاراللہ کی تصدیق سے ۳۱ مئی تک اپنی درخواستیں قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔ امیدواران سلسلہ کے لٹریچر سے واقف۔ اسلامی شعار کے پابند اور جسمانی لحاظ سے اس قابل ہوں کہ پیدل سفر بھی کرسکیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان

جن جماعتوں میں ماہِ صیام میں نماز تراویح کے لیے حفاظ موجود ہیں وہ نظارت اصلاح وارشاد کو اُن کے ناموں اور پتوں سے آگاہ کریں۔ نیز جن جماعتوں کو حفاظ کی ضرورت ہے وہ اپنی درخواستیں ۳۱ مئی تک نظارت اصلاح وارشاد کو بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

چندہ مہمانخانہ مستورات

گو مہمان خانہ مستورات بن چکا ہے اور مہمان خواتین جلسہ سالانہ اجتماع اور دوسری تقریبات کے موقع پر وہاں ہی ٹھہرتی ہیں، لیکن ابھی کئی کام باقی ہیں کچھ غسل خانے تعمیر ہونے ہیں کمروں کے فرش پکے ہونے ہیں وغیرہ اس لیے ابھی تک اس چندہ کو جاری رکھا گیا ہے۔ یکم فروری تا ۳۰ اپریل اس مد میں ۵۰-۱۲۴۴۸ کی آمد ہوئی ہے اس رقم کو شامل کرکے ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء تک مہمان خانہ کی تعمیر کی کل آمد ۲۷-۵۶۸۴۶۴ ہوئی جبکہ اس پر ۳۰ اپریل تک خرچ ۰۵-۵۴۲۳۳۷ ہوچکا ہے۔ بقیہ کاموں کے لیے مزید رقم کی ضرورت ہے۔ وہ صاحب حیثیت بہنیں جنہوں نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا تین سو روپے عطیہ دیں۔ ان کے نام بطور یادگار اور دُعا کنندہ کروائے جائیں گے۔ اس وقت تک جن بہنوں کی طرف سے ۳۰۰ روپے کی وصولی ہوئی ہے ان کے نام لکھوائے جاچکے ہیں۔ لجنات بھی بہنوں کو اس چندہ کی طرف توجہ دلائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنات سال کے اختتام سے پہلے پہلے چندے بھجوانے کی کوشش کریں

تمام ایسی لجنات جنہوں نے ابھی تک اپنے لازمی چندے یعنی ممبری لجنہ۔ ناصرات ممبری۔ خدمتِ خلق اور اجتماع لجنہ وناصرات ادا نہیں کیے۔ براہِ کرم مالی سال ختم ہونے سے قبل جلد از جلد اپنے چندے بھجوانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ہمارا نیا مالی سال اکتوبر ۱۹۸۱ء سے شروع ہوچکا ہے نیز امرائے اضلاع وصدر صاحبات سے درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے ضلع کی لجنات کو خصوصی توجہ دلائیں۔ تاکہ ہم اپنا بجٹ پورا کرسکیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تقریبِ شادی

برادرم مکرم عزیز احمد صاحب آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح مکرم چوہدری عبدالحمید خاں صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر (بصورت زیور) پر عزیزہ طاہرہ تبسم صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف قلعہ کالروالہ کے ہمراہ مورخہ ۳۰ اپریل بروز جمعۃ المبارک کو برمکان مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پڑھا۔ اُسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور اگلے روز دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ احباب جماعت دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لیے مبارک فرمائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(حافظ مظفر احمد مربی سلسلہ احمدیہ ملتان)

اعلانِ نکاح

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے ۳۰ اپریل ۱۹۸۲ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں برادرم مکرم ملک محمد انور صاحب (ایم ایس سی) ولد مکرم ملک محمد حنیف صاحب ریٹائرڈ مینیجر ڈیری فارم کے نکاح ہمراہ محترمہ روبینہ لطیف صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مرحوم آف ملتان بعوض مبلغ ۲۵ ہزار روپے مہر کا اعلان فرمایا۔ مکرم ملک محمد انور صاحب حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم کے بھانجے ہیں۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین اور احمدیت کے لیے بابرکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ ثابت ہو۔ آمین۔

(ملک منصور احمد عمر ربوہ)

قراردادِ تعزیت

جماعت احمدیہ قصور کے ایک ہنگامی اجلاس منعقدہ ۳۰ اپریل بعد نماز جمعہ مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"جماعت احمدیہ قصور کا یہ اجلاس مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب سیال نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع قصور کے والد بزرگوار مکرم چوہدری نواب دین صاحب سیال کی وفات (۲۳/۴/۸۲ بعمر ۸۰ سال) پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال مرحوم صحابی حضرت اقدس ... کے سگے بھانجے تھے آپ نے نصف صدی سے زائد غیر احمدی افراد کو قاعدہ یسرنا القرآن۔ ناظرہ قرآن کریم پڑھایا ابھی یہ سلسلہ جاری تھا جو کہ آپ کی غمزدہ بیوہ نے سنبھال لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ قصور شہر)

دعائے مغفرت

• ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء کو چھ بجکر ۴۵ منٹ پر مرحومہ خالہ جان تین سال بیمار رہنے کے بعد اور ان کی بہو ۲۶ اپریل ۱۹۸۲ء کو بوقت ساڑھے نو بجے شب اچانک انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ خالہ جان کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جو سب کے سب شادی شدہ ہیں اور بھاوجہ محترمہ نے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(مختار احمد نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

• خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد دین صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ چک نمبر ۵۶ گ ب تقریباً ایک سال بیمار رہنے کے بعد ۲۷ اور ۲۸ اپریل کی درمیانی شب ہمیں داغ مفارقت دے کر خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ان کے اہل وعیال کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کا خود حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

(نصراللہ خاں چک نمبر ۵۶ گ ب ڈاک خانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء ہے۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ فلاح و کامیابی کی کلید ہے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ (سورۃ مومنون رکوع ۱)

ترجمہ :- (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے ۔ وہ (مومن) جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویّہ اختیار کرتے ہیں اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور جو زکوٰۃ باقاعدہ دیتے ہیں ایسے مومن دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے کامیاب رہیں گے ۔

صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقم جلد از جلد مرکز میں ارسال فرماویں ۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں بہنوں کو فرائض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اور دین و دنیا میں فلاح و کامیابی سے نوازے ۔ آمین ۔

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے صدر لجنات

ہر شہر، قصبہ یا دیہات جہاں لجنہ کی تنظیم قائم ہے وہاں کی صدر صاحبہ سے درخواست ہے کہ وہ دفتر لجنہ مرکزیہ کو فوری طور پر اطلاع دیں کہ ان کا انتخاب کس تاریخ کو اور کس سال ہوا ہے ۔ اگر ان کے انتخاب کو تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے تو وہ فوری طور پر امیر صاحب ضلع کی زیر ہدایت انتخاب کروائیں جس میں حاضری کا کورم ½ ہونا لازمی ہے ۔ نیز جن صدروں کا دو دفعہ انتخاب ہو چکا ہے یعنی ان کو کام کرتے ہوئے چھ سال یا اس سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے تو وہ بھی فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع دیں ۔

ہر ضلع کی صدر بھی اپنے اپنے ضلع کے مقامات کی صدروں کی فہرست مع تاریخ انتخاب مرتب کر کے فوری طور پر بھجوائیں ۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے کام کی اہمیت

خدام الاحمدیہ کا کام نہایت اہم اور دُور رس نتائج کا حامل ہے اس کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر خدام کو پورے اخلاص سے خدمت کے لئے آگے آنا چاہیئے ۔ اسی سلسلہ میں سیدنا المصلح الموعود فرماتے ہیں ۔

" مجالس خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے کام کے اثرات صرف موجودہ زمانہ کے لوگوں تک ہی محدود نہیں رہیں گے بلکہ اگر وہ اس کام کو خوش دلی سے اور اخلاص کے ساتھ جاری رکھیں گے تو آئندہ نسلوں تک ان کے نیک اثرات جائیں گے اور جس طرح آج صحابہؓ کا ذکر آنے پر بے اختیار رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا فقرہ زبان سے نکل جاتا ہے اس طرح ان کا نام لے کر آئندہ آنیوالی نسلوں کا دل خوشی سے بھر جائے گا اور وہ ان کی ترقی و مدارج کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے " (الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۳۸ء)

حضور کا یہ ارشاد سست مجالس کے لئے لمحۂ فکریہ ہے ایسی مجالس کو بہت توجہ کرنی چاہیئے اور اپنے قدم کو تیز سے تیز تر کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے ۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے خدام بھائیوں کے لیے ٹائپ، شارٹ ہینڈ کی کلاسز کا انتظام موجود ہے ۔ آپ صبح شام کی کلاسز سے استفادہ کر سکتے ہیں ۔ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ضرورت فی زمانہ بہت محسوس کی جا رہی ہے آپ اپنے ملک کی ہر شعبہ میں خدمت بھی کر سکتے ہیں اور اچھا مستقبل بھی بنا سکتے ہیں امید ہے خدام زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں گے ۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

★ احمدی بچے اِس بات کو ہرگز نہ بھولیں کہ انہوں نے اپنے پیارے امام کو دُعائیہ خطوط باقاعدگی سے لکھنے ہیں ۔

(مہتمم امور طلباء)

درخواست ہائے دُعا

- والدہ محترمہ بیگم شیخ مسعود احمد صاحب رشید گلگتی کافی کمزور ہو گئی ہیں ۔ خاکسار بھی اکثر عارضہ قلب کی وجہ سے بیمار رہتا ہے اور میرا لڑکا مشہود احمد رشید ذہنی طور پر بیمار ہے ہم سب کی روحانی جسمانی اور دماغی بیماریوں سے نجات کے لئے احباب دعا فرمائیں ۔ (شیخ جمیل احمد رشید گلبرگ لاہور)
- میرے بھائی عزیزم کبیر احمد عمر پندرہ سال کی گردن کی ہڈی باسکٹ بال کھیلتے ہوئے نکل گئی ہے ۔ میری بھانجی پیٹ میں زہریلے کیڑے پیدا ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہے اور میری والدہ پٹھوں کے کھچاؤ کی وجہ سے بازو کے درد میں مبتلا ہے ۔ ہر سہ مریضوں کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(شکیلہ فردوس بنت محمد عنایت صاحب ٹھیکیدار دارالبرکات ربوہ)

- میرے چچا مبارک احمد خان اپنے ہی موٹر سائیکل سے حادثہ کے باعث زخمی ہو گئے ۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(سید رضوان منظور ندیم ۔ دارالنصر غربی ربوہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان " سیرت حضرت علیؓ " مقرر کیا گیا ہے ۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر -/۲۰۰ ، -/۱۵۰ ، اور -/۱۰۰ نقد انعامات مقرر ہے ۔

شرائط درج ذیل ہیں ۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہیئیں ۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے ۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہیئیں ۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب اطفال الاحمدیہ

ماہ مئی میں " اسلام کی باتیں " اطفال کے مطالعہ کے لئے مقرر ہے ۔ تمام اطفال اس کا مطالعہ کریں ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے

- کوئی طفل ایسا نہ ہو جو کہ قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو ۔
- کوئی طفل ایسا نہ ہو جو کہ اپنی عمر کے لحاظ سے کسی سکول میں داخل ہو کر ماری تعلیم حاصل نہ کر رہا ہو ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

کیا آپ نے چندہ عام و حصہ آمدہ چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں ۔ (ناظر بیت المال آمد)

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہود خانہ چوک داتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہا ہے
میں ۱۵، ۱۶ مئی کو حاضر ہوں گے
منیجر مشہود خانہ چوک داتہ زید کا
نارووال مریدکے روڈ ضلع سیالکوٹ

شفتل اور برسیم سے ہونے والا
جانوروں کا اپھارہ
نیز سرکن ۔ گل گھوٹو ۔ منہ کھر ۔ کٹار ۔ زہرباد ۔ واہ ٹک ۔ تھنوں کی سوزش ۔ گلٹیاں ۔ ناڑ ۔ دودھ کی کمی وغیرہ کے کامیاب نسخوں کے لئے " کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ " حاصل کریں !
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان ۔ لاہور ۔ کراچی
ہیڈ آفس ۔ ربوہ ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سابق وکیل الزراعت محترم غلام احمد صاحب عطاء مرحوم کے مختصر حالات زندگی اور انکی خدمات سلسلہ

قارئین الفضل ۵ مئی کی اشاعت میں یہ افسوسناک خبر پڑھ چکے ہیں کہ محترم ملک غلام احمد عطا صاحب سابق وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۳ مئی ۸۲ء کو بعد نماز فجر اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ذیل میں مرحوم کے مختصر حالات زندگی دیئے جا رہے ہیں۔

مرحوم عطا صاحب ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت حکیم غلام محمد صاحب امرتسری کو سیدنا (حضرت اقدس ـــ ناقل) کی تریاقی صحبت سے فیض یاب ہونے کا شرف حاصل تھا۔ سیدنا (حضور اقدس ـــ ناقل) نے جب نظام وصیت کا قیام فرمایا تو انہوں نے اس پر فوری طور پر لبیک کہا۔ دفتر وصیت کے ریکارڈ کی رو سے انہوں نے دوسرے نمبر پر وصیت کی تھی۔ نیز سیدنا حضرت مولانا نورالدین نوراللہ مرقدہٗ کے شاگرد خاص تھے۔

عطا صاحب مرحوم ابھی پانچ سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے نہایت نامساعد حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے آپ کی پرورش اور تربیت کی اور اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کے حالات کے ضمن میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ آپ کو حضرت صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود اور بریگیڈیر مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے رضاعی بھائی ہونے کی سعادت حاصل تھی۔

آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک کیا۔ خالصہ کالج امرتسر سے بی۔ ایس سی ایگریکلچر میں اول آنے پر گولڈ میڈل کا اعزاز حاصل کیا۔ ایگریکلچر کالج لائلپور (اب زرعی یونیورسٹی فیصل آباد) سے ایم۔ ایس سی ایگریکلچر کیا۔ محترمہ استانی جی خود خادمۂ دین تھیں۔ اور اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی دین کا خادم دیکھنا چاہتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے عطا صاحب کو شروع سے خدمت دین کے لئے وقف کر دیا تھا۔ تعلیم مکمل ہونے پر سعادت مند بیٹے نے والدہ کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے ساری زندگی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں گزارنے کا فیصلہ کر کے نظام وقف کے ساتھ باقاعدہ منسلک ہو گئے۔

مرحوم عطا صاحب کو سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ نے پہلے فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں لگایا اور اس کے بعد قیام پاکستان سے قبل ۱۹۴۷ء میں سندھ کی اسٹیٹس میں بھجوا دیا جہاں وہ ۲۳ سال کے طویل عرصہ میں پہلے مینیجر اور پھر لوکل ایجنٹ کی حیثیت سے خدمات بجا لاتے رہے۔ اس اثناء میں انہیں گورنمنٹ کی طرف سے امریکہ میں اعلیٰ تعلیم اور ٹریننگ کے لئے وظیفہ کی پیشکش ہوئی جسے انہوں نے محض اس لئے قبول نہ کیا کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے دین کی خدمت کے لئے وقف کر چکے تھے۔

۱۹۷۰ء میں آپ کی تقرری بطور وکیل الزراعت تحریک جدید ہوئی اور آپ ربوہ آ گئے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ میں ناظر زراعت کا عہدہ بھی عطا فرمایا اور یہ کام آپ آخری طور پر سرانجام دیتے رہے۔ اس کے علاوہ قاضی کا عہدہ بھی حضور ایدہ اللہ نے آپ کو تفویض فرمایا۔ اور آخر وقت تک اس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

سندھ میں قیام کے دوران آپ کو عارضہ قلب کی تکلیف لاحق ہوئی مگر اس تکلیف پر احساس فرض غالب رہا۔ یہاں تک کہ جب ربوہ آ گئے تو بسا اوقات دفتر آتے ہوئے تکلیف کی وجہ سے راستہ میں کئی بار ٹھہر جاتے لیکن تکلیف کو ظاہر نہ ہونے دیتے۔ صحت کمزور تھی پھر بھی خدمت دین میں ہر گھڑی منہمک رہے۔ پچھلے سال اکتوبر میں آپ ۶۰ سال کی عمر میں ریٹائر ہو گئے۔ ۲۷ فروری ۸۲ء کو آپ پر دل کی بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک ماہ تک زیر علاج رہے۔ طبیعت بہتر ہونے پر گھر آ گئے اور صحت خدا کے فضل سے بتدریج بہتر نظر آتی رہی لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ بالآخر ۳ مئی بروز پیر صبح ساڑھے پانچ بجے بعد نماز فجر اچانک دل کا شدید حملہ ہوا اور چند لمحات میں خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ۔

مرحوم عطا صاحب کی شادی حضرت خواجہ عبدالقیوم صاحب کی صاحبزادی محترمہ ناصرہ سلطانہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو سات بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ مرحوم کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ ان کے ایک بیٹے کیپٹن ڈاکٹر خالد احمد عطاء فضل عمر ہسپتال ربوہ کی شادی سیدنا حضرت مصلح موعود کی نواسی صاحبزادی امۃ الحی بیگم سلمہا سے ہوئی جو مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب و محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کا سیدنا حضرت اقدس، قدرت ثانیہ کے مظہر اول سیدنا حضرت مولانا نورالدین اور حضرت اقدس کے موعود فرزند سیدنا حضرت مصلح موعود کے ساتھ جسمانی رشتہ بھی قائم کر دیا۔ مرحوم عطا صاحب کے ایک بیٹے محمد احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی نائیجیریا میں بطور استاد، دوسرے بیٹے مبارک احمد صاحب وٹرنری آفیسر ٹنڈو محمد خان سندھ میں متعین ہیں۔ تیسرے بیٹے خالد احمد ہیں اور چوتھے بلال احمد عطاء ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان دے چکے ہیں جبکہ باقی تین بیٹے قمر احمد عطاء، منور احمد عطاء، ظفر احمد عطاء اور دو بچیاں امۃ السلام، امۃ المومن زیر تعلیم ہیں۔ نیز پسماندگان میں آپ کی ہمشیرہ محترمہ صادقہ بیگم ہیں جو کمانڈر ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری ایگریکلچر کی اہلیہ ہیں۔

مرحوم عطا صاحب نہایت مخلص اور بے نفس انسان تھے۔ مرنج مرنجاں طبیعت پائی تھی۔ بڑے منکسر المزاج انسان تھے۔ خدمت دین اور خدمت خلق کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل عطا ہوتی رہی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنی رضا کی جنت میں اپنے قرب کا اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پس ماندگان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے اور ان کی اولاد ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہمیشہ توفیق پاتی رہے۔ آمین۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

غلطی ہو جائے تو فوراً توبہ کر کے معافی مانگ لینا ہے۔ اور آخر میں حضور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی زندگیوں کو قرآنی ہدایات کے بموجب صحیح معنوں میں معمور الاوقات بنائیں اور ہر احمدی کو شدت کے ساتھ یہ احساس رہنا چاہیئے کہ اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو۔

اس خطبہ کے بعد حضور نے قدرے توقف کے بعد خطبہ ثانیہ پڑھا۔ پھر احباب کو صفیں درست کرنے کا ارشاد فرمایا جب صفیں درست ہو گئیں تو حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز کے بعد زیر لب مسنون دعائیں پڑھ کر حسب معمول گیارہ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا آہستہ آواز میں ورد کیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

ضرورت ہے

ایسے دیانتدار تجربہ کار، محنتی کارکن کے تعاون کی ضرورت ہے جو یونانی مرکبات، شربت، مربہ جات، معجونیں، سفوف وغیرہ تیار کر سکے

تنخواہ حسب قابلیت (رابطہ)

ڈاکٹر محمد شفیع

ریلوے روڈ دارالرحمت ربوہ

ویٹ تھریشر

• پاکستان میڈ

• چالو حالت میں

ارزاں قیمت پر فروخت کے لئے موجود ہے۔

خواہشمند حضرات توجہ فرمائیں رابطہ کیلئے

• چوہدری بشیر احمد صاحب ۲۷۶ گوکھووال ضلع فیصل آباد

• مفرح میاں میڈیکل سٹور اقصیٰ روڈ ربوہ

عوام کی سہولت کیلئے

یوٹیلیٹی سٹور ربوہ

میں ہر قسم کی اشیاء کم ریٹ پر دستیاب ہیں

تلو بناسپتی گھی، دالیں۔ آٹا۔ صابن اور سویابین بازار سے ارزاں نرخ پر آزمائش شرط

عبدالحکیم خالد

مینیجر یوٹیلیٹی سٹور

گولبازار ربوہ

خوبصورت • پائیدار • سبک رفتار

جی ایف سی

گارنٹی شدہ

پنکھے (رجسٹرڈ)

ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک 31812 اور ڈیلرشپ سرٹیفکیٹ ضرور دیکھ لیں

TRADE MARK GFC FAN

ربوہ میں واحد ڈیلر

پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ